کلمۂ طیبہ اور کلمۂ خبیثہ

برادرانِ اسلام - پچھلے خطبہ میں کلمۂ طیبہ کے متعلق میں نے آپ سے کچھ کہا تھا - آج پھر اسی کلمہ کی کچھ اور تشریح میں آپ کے سامنے بیان کرونگا، اسلیے کہ یہ کلمہ ہی اسلام کی بنیاد ہے، اسی کے ذریعہ سے آدمی اسلام میں داخل ہوتا ہے، اور مسلمان حقیقت میں بن نہیں سکتا جب تک کہ وہ اس کلمہ کو پوری طرح سمجھ نہ لے، اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق نہ بنالے -

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید میں اس کلمہ کی تعریف اس طرح فرمائی ہے :

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا - وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ - وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ - یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ -

یعنی کلمۂ طیبہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچھی ذات کا درخت ہو جس کی جڑیں زمین میں خوب جمی ہوئی ہوں اور جس کی شاخیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہوں، اور جو ہر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے پھل پر پھل لائے چلا جاتا ہو ـــــ اس کے برعکس کلمۂ خبیثہ یعنی برا اعتقاد اور جھوٹا قول ایسا ہے جیسے ایک بد ذات خود رو پودا کہ وہ بس زمین کے اوپر ہی اوپر ہوتا ہے اور ایک اشارہ میں جڑ چھوڑ دیتا ہے، کیونکہ اسکی جڑ گہری جمی ہوئی نہیں ہوتی -

یہ ایسی بے نظیر مثال اللہ تعالیٰ نے دی ہے کہ اگر تم اس پر غور کرو تو بڑا سبق اس میں تمہیں ملیگا۔
دیکھو! تمہارے سامنے ہی دونوں قسم کے درختوں کی مثالیں موجود ہیں۔ ایک تو یہ آم کا درخت ہے۔
کتنا گہرا جما ہوا ہے۔ کتنی بلندی تک اٹھا ہوا ہے۔ کتنی اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ کتنے اچھے پھل
اس میں لگتے ہیں۔ یہ بات اسے کیوں حاصل ہوئی؟ اسلیے کہ اسکی گٹھلی زور دار تھی، اُس کو درخت
بننے کا حق حاصل تھا، اور وہ حق اتنا سچا تھا کہ جب اس نے اپنے حق کا دعویٰ کیا تو زمین نے، پانی
نے، ہوا نے، دن کی گرمی نے اور رات کی ٹھنڈک نے، غرض ہر چیز نے اسکے حق کو تسلیم کیا اور اُس
نے جس سے جو کچھ مانگا، ہر ایک نے وہ اسکو دیا۔ اس طرح وہ اپنے حق کے زور سے اتنا بڑا درخت
بن گیا۔ اور اپنے میٹھے پھل دے کر اس نے ثابت بھی کر دیا کہ حقیقت میں وہ اسی قابل تھا کہ ایسا
درخت بنے۔ اور زمین و آسمان کی ساری قوتوں نے مل کر اگر اس کا ساتھ دیا تو کچھ بیجا نہیں کیا بلکہ
ان کو ایسا کرنا ہی چاہیے تھا، اسلیے کہ درختوں کو غذا دینے اور بڑھانے اور پکانے کی جو طاقت
زمین اور پانی اور ہوا اور دوسری چیزوں کے پاس ہے وہ اسی کام کے لیے تو ہے کہ اچھی ذات
والے درختوں کے کام آئے۔

اس کے مقابلہ میں یہ جھاڑ جھنکاڑ اور خودرو پودے ہیں۔ انکی بساط کیا ہے؟ ذراسی جڑ کہ ایک
بچہ اکھاڑ دے۔ نرم اور بودا اتنا کہ ہوا کے ایک جھونکے سے مرجھائیں۔ ہاتھ لگاؤ تو کانٹے سے تمہاری خبر
لیں۔ چکھو تو منہ کا مزا خراب کر دیں۔ روز خدا جانے کتنے پیدا ہوتے ہیں اور کتنے اکھاڑے جاتے ہیں۔
ان کا یہ حال کیوں ہے؟ اسلیے کہ ان کے پاس حق کا وہ زور نہیں جو آم کے پاس ہے۔ جب اعلیٰ ذات
کے درخت نہیں لگتے تو زمین بے کار پڑے پڑے اُگتا جاتی ہے اور ان پودوں کو اپنے اندر جگہ دیدیتی
ہے۔ کچھ مدد پانی کر دیتا ہے۔ کچھ ہوا اپنے پاس سے سامان دیدیتی ہے۔ مگر زمین و آسمان کی کوئی چیز
بھی ایسے پودوں کا حق ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتی، اسلیے نہ زمین اپنے اندر انکی جڑیں پھیلنے دیتی

سہے، نہ پانی ان کو دل کھول کر غذا دیتا ہے، اور نہ ہوا کچھ کھلے دل سے ان کو پروان چڑھاتی ہے۔ پھر جب اتنی سی بساط پر یہ خبیث پودے بدمزہ، خاردار اور زہریلے بن کر اٹھتے ہیں تو واقع میں ثابت ہو جاتا ہے کہ زمین و آسمان کی طاقتیں ایسے پودے اُگانے کے لیے نہیں تھیں۔ انکو اتنی زندگی بھی ملی تو بہت ملی۔

ان دونوں مثالوں کو سامنے رکھو اور پھر کلمۂ طیب اور کلمۂ خبیث کے فرق پر غور کرو۔

کلمۂ طیب کیا ہے۔ ایک سچی بات ہے، ایسی سچی بات کہ دنیا میں اس سے زیادہ سچی بات کوئی ہو نہیں سکتی۔ سارے جہان کا خدا ایک اللہ ہے۔ اس چیز پر زمین اور آسمان کی ہر چیز گواہی دے رہی ہے۔ یہ انسان، یہ جانور، یہ درخت، یہ پتھر، یہ ریت کے ذرے، یہ بہتی ہوئی نہر، یہ چمکتا ہوا سورج، یہ ساری چیزیں جو ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں، ان میں سے کونسی یہ چیز ہے جس کو اللہ کے سوا کسی اور نے پیدا کیا ہو، جو اللہ کے سوا کسی اور کی مہربانی سے زندہ اور قائم رہ سکے، جس کو اللہ کے سوا کوئی اور فنا کر سکتا ہو؟ پس جب یہ سارا جہان اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے اور اللہ ہی کی عنایت سے قائم ہے اور اللہ ہی اس کا مالک اور حاکم ہے تو جس وقت تم کہو گے کہ "اس جہان میں اس ایک اللہ کے سوا کسی اور کی خدائی نہیں ہے" تو زمین و آسمان کی ایک ایک چیز پکاریگی کہ تونے بالکل سچی بات کہی، ہم سب تیرے اس قول کی صداقت پر گواہ ہیں۔ جب تم اس کے آگے سر جھکاؤ گے تو کائنات کی ہر چیز تمہارے ساتھ جھک جائیگی کیونکہ یہ ساری چیزیں بھی تو اسی کی عبادت گذار ہیں۔ جب تم اس کے فرمان کی پیروی کرو گے تو زمین و آسمان کی ہر چیز تمہارا ساتھ دیگی کیونکہ یہ سب بھی تو اسی خدا کے فرماں بردار ہیں۔ جب تم اسکی راہ میں چلو گے تو تم اکیلے نہ ہو گے بلکہ کائنات کا بے شمار لشکر تمہارے ساتھ چلیگا کیونکہ آسمان کے سورج سے لیکر زمین کے ایک حقیر ذرہ تک ہر چیز ہر آن اُسی کی راہ میں تو چل رہی ہے۔ جب تم اس پر بھروسہ کرو گے تو کسی چھوٹی طاقت پر بھروسہ نہ کرو گے بلکہ اُس عظیم الشان طاقت پر بھروسہ کرو گے جو زمین اور آسمان کے سارے خزانوں

کی مالک ہے۔ غرض اس حقیقت پر جب تم نظر رکھو گے تو تم کو معلوم ہوگا کہ کلمۂ طیبہ پر ایمان لا کر جو انسان اپنی زندگی کو اُسی کے مطابق بنا لیگا، زمین و آسمان کی ساری طاقتیں اس کا ساتھ دینگی، دنیا سے لیکر آخرت تک وہ پھلتا اور پھولتا ہی چلا جائیگا، اور کبھی ایک لمحہ کے لیے بھی ناکامی و نامرادی اسکے پاس نہ آئیگی۔ یہی چیز اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے کہ یہ کلمہ ایسا درخت ہے جسکی جڑیں زمین میں جمی ہوئی ہیں اور شاخیں آسمان پر پھیلی ہوئی ہیں، اور ہر وقت یہ خدا کے حکم سے پھل لاتا رہتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں کلمۂ خبیث کو دیکھو۔ کلمۂ خبیث کیا چیز ہے؟ یہ کہ اس جہان کا کوئی خدا نہیں ہے یا یہ کہ اس ایک اللہ کے سوا کسی اور کی خدائی بھی ہے۔ غور کرو اس سے بڑھ کر جھوٹی اور بے اصل بات اور کیا ہو سکتی ہے؟ زمین اور آسمان کی کونسی چیز اس پر گواہی دیتی ہے؟ دہریہ کہتا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ زمین اور آسمان کی ہر چیز کہتی ہے کہ تو جھوٹا ہے۔ ہم کو اور تجھ کو خدا ہی نے پیدا کیا ہے اور اسی خدا نے تجھ کو وہ زبان دی ہے جس سے تو یہ جھوٹ بک رہا ہے۔ مشرک کہتا ہے کہ خدائی میں دوسرے بھی اللہ کے شریک ہیں۔ دوسرے بھی رازق ہیں۔ دوسرے بھی مالک ہیں۔ دوسرے بھی فائدہ اور نقصان پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ دوسرے بھی دعائیں سننے والے ہیں۔ دوسرے بھی ڈرنے کے لائق ہیں۔ دوسرے بھی بھروسہ کرنے کے قابل ہیں۔ اس خدائی میں دوسروں کا حکم بھی چلتا ہے۔ ان کا فرمان اور ان کا قانون بھی پیروی کے لائق ہے۔ اس کے جواب میں زمین اور آسمان کی ہر چیز کہتی ہے کہ تو بالکل جھوٹا ہے۔ ہر ہر بات جو تو کہہ رہا ہے یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ اب غور کرو کہ یہ کلمہ جو شخص اختیار کریگا اور اسکے مطابق جو شخص زندگی بسر کریگا، دنیا اور آخرت میں وہ کیونکر پھل پھول سکتا ہے؟ اللہ نے اپنی مہربانی سے ایسے لوگوں کو مہلت دے رکھی ہے اور رزق کا وعدہ اسنے کیا ہے، اسلیے زمین اور آسمان کی طاقتیں کسی نہ کسی طرح اسکو بھی پرورش کرینگی جس طرح وہ جھاڑ جھنکاڑ اور خودرو پودوں کو بھی آخر پرورش کرتی ہی ہیں۔ لیکن کائنات کی کوئی چیز بھی اُس کا حق سمجھ کر اس کا ساتھ نہ دیگی اور نہ پوری طاقت کیساتھ اُسکی مدد کریگی۔ وہ

انہی خودرو درختوں کی طرح ہوگا جنکی مثال ابھی آپ کے سامنے بیان ہوئی ہے۔

یہی فرق دونوں کے پھلوں میں ہے۔ کلمۂ طیب جب کبھی پھلے گا اس سے میٹھے اور مفید پھل ہی پیدا ہونگے۔ دنیا میں اس سے امن قائم ہوگا۔ نیکی اور سچائی اور انصاف کا بول بالا ہوگا۔ اور خلق خدا اس سے فائدہ ہی اٹھائیگی۔ مگر کلمۂ خبیث کی جتنی پرورش ہوگی اس سے خاردار شاخیں ہی نکلینگی۔ اس میں کڑوے کسیلے ہی پھل آئینگے۔ اسکی رگ رگ میں زہر ہی بھرا ہوا ہوگا۔ دنیا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ جہاں کفر اور شرک اور دھریت کا زور ہے وہاں کیا ہو رہا ہے؟ آدمی کو آدمی پھاڑ کھانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ آبادیاں کی آبادیاں تباہ کرنے کے سامان ہو رہے ہیں۔ زہریلی گیسیں بن رہی ہیں۔ ایک قوم دوسری قوم کو برباد کر دینے پر تلی ہوئی ہے۔ جو طاقتور ہے وہ کمزور کو غلام بناتا ہے صرف اسلیے کہ اس کے حصہ کی روٹی خود چھین کر کھا جائے۔ اور جو کمزور ہے وہ فوج اور پولیس اور جیل اور پھانسی کے زور سے دب کر رہنے اور طاقتور کا ظلم سہنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ پھر ان قوموں کی اندرونی حالت کیا ہے؟ اخلاق بد سے بدتر ہیں جن پر شیطان بھی شرمائے۔ انسان وہ کام کر رہا ہے جو جانور بھی نہیں کرتے۔ مائیں اپنے بچوں کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کرتی ہیں کہ کہیں یہ بچے ان کے عیش میں خلل نہ ڈال دیں۔ شوہر اپنی بیویوں کو خود غیروں کی بغل میں دیتے ہیں تاکہ انکی بیویاں انکی بغل میں آئیں۔ ننگوں کے کلب بنائے جاتے ہیں جن میں مرد اور عورت جانوروں کی طرح برہنہ ایک دوسرے کے سامنے پھرتے ہیں۔ امیر سود کے ذریعہ سے غریبوں کا خون چوس لیتے ہیں، اور مالدار ناداروں سے اس طرح خدمت لیتے ہیں کہ گویا وہ ان کے غلام ہیں اور صرف ان کی خدمت ہی کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ غرض اس کلمۂ خبیث سے جو پودا بھی جہاں پیدا ہوا ہے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے اور جو پھل بھی اس میں لگتا ہے کڑوا اور زہریلا ہی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں مثالوں کو بیان فرمانے کے بعد آخر میں فرماتا ہے کہ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ۔ یعنی کلمۂ

طیب پر جو لوگ ایمان لائینگے اللہ ان کو ایک مضبوط قول کے ساتھ دنیا اور آخرت دونوں میں ثبات اور جماؤ بخشے گا اور اُن کے مقابلہ میں وہ ظالم لوگ جو کلمۂ خبیث کو مانینگے، اللہ اُن کی ساری کوششوں کو بھٹکا دیگا وہ کبھی کوئی سیدھا کام نہ کرینگے جس سے دنیا یا آخرت میں کوئی اچھا پھل پیدا ہو۔

بھائیو کلمۂ طیبہ اور کلمۂ خبیثہ کا فرق اور دونوں کے نتیجے تم نے سن لیے۔ اب تم یہ سوال ضرور کرو گے کہ ہم تو کلمۂ طیبہ کے ماننے والے ہیں پھر کیا بات ہے کہ ہم نہ پھلتے ہیں نہ پھولتے ہیں، اور کفار جو کلمۂ خبیثہ کے ماننے والے ہیں یہ کیوں پھل پھول رہے ہیں؟

اس کا جواب میرے ذمہ ہے اور میں جواب دونگا بشرطیکہ آپ میں سے کوئی میرے جواب پر برا نہ مانے بلکہ اپنے دل سے پوچھے کہ میرا جواب واقعی صحیح ہے یا نہیں۔

اول تو آپ کا یہی کہنا غلط ہے کہ آپ کلمۂ طیبہ کو مانتے ہیں اور پھر بھی نہ پھلتے ہیں نہ پھولتے ہیں۔ کلمۂ طیبہ کو ماننے کے معنی زبان سے کلمہ پڑھنے کے نہیں ہیں۔ اسکے معنی دل سے ماننے کے ہیں اور اس طرح ماننے کے ہیں کہ اس کے خلاف کوئی عقیدہ آپکے دل میں نہ رہے اور اس کے خلاف کوئی کام آپ سے ہو نہ سکے۔ میرے بھائیو! خدارا مجھے بتاؤ کیا تمہارا حقیقت میں یہی حال ہے؟ کیا سینکڑوں ایسے مشرکانہ اور کافرانہ خیالات تم میں نہیں پھیلے ہوئے ہیں جو کلمۂ طیبہ کے بالکل خلاف ہیں؟ کیا مسلمان کا سر خدا کے سوا دوسروں کے آگے نہیں جھک رہا ہے؟ کیا مسلمان دوسروں سے خوف نہیں کرتا؟ کیا وہ دوسروں کی مدد پر بھروسہ نہیں کرتا؟ کیا وہ دوسروں کو رازق نہیں سمجھتا؟ کیا وہ خدا کے قانون کو چھوڑ کر دوسروں کے قانون کی خوشی خوشی پیروی نہیں کرتا؟ کیا اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے عدالتوں میں جا کر یہ صاف نہیں کہتے کہ ہم شرع کو نہیں مانتے بلکہ رسم و رواج کو مانتے ہیں؟ کیا تم میں ایسے لوگ موجود نہیں ہیں جنکو دنیوی فائدوں کے لیے خدا کے قانون کی کسی دفعہ کو توڑنے میں ذرا تامل نہیں ہوتا؟ کیا تم میں وہ لوگ موجود نہیں ہیں جنکو کفار کے غضب کا ڈر ہے

مگر خدا کے غضب کا ڈر نہیں ؟ جو کفار کی نظرِ عنایت حاصل کرنے کے لیے سب کچھ کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں مگر خدا کی نظرِ عنایت حاصل کرنے کے لیے کچھ نہیں کر سکتے ؟ جو کفار کی حکومت کو حکومت سمجھتے ہیں اور خدا کی حکومت کے متعلق انہیں کبھی یاد بھی نہیں آتا کہ وہ بھی کہیں موجود ہے ؟ خدارا ، سچ بتاؤ کیا یہ واقعہ نہیں ہے ؟ اگر یہ واقعہ ہے تو پھر کس منہ سے تم کہتے ہو کہ ہم کلمۂ طیبہ کو ماننے والے ہیں اور اسکے باوجود ہم نہیں پھولتے پھلتے ؟ پہلے سچے دل سے ایمان لاؤ اور کلمۂ طیبہ کے مطابق زندگی اختیار کرو ، پھر اگر وہ درخت نہ پیدا ہو جو زمین میں گہری جڑوں کے ساتھ جمنے والا اور آسمان تک چھا جانے والا ہے ، تو معاذ اللہ ، معاذ اللہ اپنے خدا کو جھوٹا سمجھ لینا کہ اس نے تمہیں غلط بات کا اطمینان دلایا۔

پھر آپ کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ جو کلمۂ خبیثہ کو مانتے ہیں وہ واقعی دنیا میں پھل پھول رہے ہیں۔ کلمۂ خبیثہ کو ماننے والے نہ کبھی پھولے پھلے ہیں نہ آج پھل پھول رہے ہیں۔ تم دولت کی کثرت ، عیش و عشرت کے اسباب اور ظاہری شان و شوکت کو دیکھ کر سمجھتے ہو کہ وہ پھل پھول رہے ہیں۔ مگر ان کے دلوں سے پوچھو کہ کتنے ہیں جن کو اطمینانِ قلب میسر ہے ؟ ان کے اوپر عیش کے سامان لدے ہوئے ہیں مگر ان کے دلوں میں آگ کی بھٹیاں سلگ رہی ہیں جو ان کو کسی وقت چین نہیں لینے دیتیں۔ خدا کے قانون کی خلاف ورزی نے ان کے گھروں کو دوزخ بنا رکھا ہے۔ اخباروں میں دیکھو کہ یورپ اور امریکہ میں خودکشی کا کتنا زور ہے۔ طلاق کی کیسی کثرت ہے۔ نسلیں کس طرح گھٹ رہی ہیں اور گھٹائی جا رہی ہیں۔ امراض خبیثہ نے کس طرح لاکھوں انسانوں کی زندگیاں تباہ کر دی ہیں۔ مختلف طبقوں کے درمیان روٹی کے لیے کیسی سخت کشمکش برپا ہے۔ حسد اور بغض [illegible] نے کس طرح ایک ہی جنس کے آدمیوں کو آپس میں لڑا رکھا ہے۔ عیش پسندی نے لوگوں کے لیے زندگی کو کس قدر تلخ بنا دیا ہے اور یہ بڑے بڑے عظیم الشان شہر جن کو دور سے دیکھ کر آدمی رشک جنت سمجھتا ہے ان کے اندر لاکھوں انسان کس مصیبت کی

زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کیا اسی کو پھلنا اور پھولنا کہتے ہیں؟ کیا یہی وہ جنت ہے جس پر تم رشک کی نگاہیں ڈالتے ہو؟

میرے بھائیو! یاد رکھو کہ خدا کا قول کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں کلمۂ طیبہ کے سوا اور کوئی کلمہ نہیں جس کی پیروی کر کے انسان کو دنیا میں راحت اور آخرت میں سُرخروئی حاصل ہو سکے۔ تم جس طرف چاہو نظر دوڑا کر دیکھ لو۔ اسکے خلاف تم کو کہیں کوئی چیز نہ مل سکیگی۔